



کلاس: 12th

مضمون: اردو (حصہ غزل)

غزل: (3)

شاعر کا نام: مرزا اسد اللہ خان غالب (1797ء تا 1869ء)

غزل نمبر 1:

❖ شعر 1:

- بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آسان ہونا
- آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ ہر کام کو آسان ہونا ممکن نہیں، اور انسان ہونے کے باوجود بھی ہر آدمی واقعی "انسان" بننے کے معیار پر پورا نہیں اُترتا۔ یعنی اخلاقی، فکری اور انسانی کامل صفات کے ساتھ ہونا آسان نہیں۔

تشریح:

یہ شعر انسانی زندگی اور اخلاقی حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر بتاتا ہے کہ دنیا میں ہر کام مشکل ہے اور آسانی سے نہیں ہوتا۔ اسی طرح، انسان ہونا صرف جسمانی وجود تک محدود نہیں، بلکہ حقیقت میں انسان بننا—یعنی فہم، ہمدردی، اخلاق اور شعور کے معیار پر پورا اترنا—بہت مشکل کام ہے۔

"آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا" سے مراد یہ ہے کہ صرف زندہ رہنا کافی نہیں، بلکہ انسانی عظمت، اخلاق اور شعور کے معیار کو اپنانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔

شاعر نے یہاں انسانی کمال، اخلاقی ترقی اور زندگی کی مشکلات کو فلسفیانہ انداز میں بیان کیا ہے، کہ حقیقی انسان بننا ہی سب سے بڑی دشواری ہے۔

❖ شعر 2:

- وائے دیوانگی شوق کہ ہر دم مجھ کو
- آپ جانا ادھر اور آپ ہی حیراں ہوتا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ عشق اور شوق کی حالت میں وہ ہر وقت اپنی راہ خود نہیں سمجھ پاتا، یعنی وہ جو قدم اٹھاتا ہے، وہی قدم اسے حیران کر دیتا ہے۔ اس کی دیوانگی اتنی شدید ہے کہ خود اپنی حرکت اور انجام پر بھی حیران رہ جاتا ہے۔

تشریح:

یہ شعر عشق اور جنونِ شوق کی شدت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر اپنے اندرونی جذبات کی بے چینی اور غیر معمولی کیفیت کو بیان کرتا ہے، جہاں شوق اور محبت کی دیوانگی اسے ہر لمحے اپنی راہ میں الجھا دیتی ہے۔

"ہر دم مجھ کو آپ جانا ادھر" سے مراد یہ ہے کہ وہ خود اپنی مرضی یا ہوش کے بغیر کہیں بھی چل پڑتا ہے، اور "آپ ہی حیران ہوتا" کا مطلب ہے کہ وہ خود اپنی حرکت اور انجام پر بھی حیران رہ جاتا ہے۔

شاعر نے یہاں عشق کی دیوانگی کو نہایت محسوساتی اور فلسفیانہ انداز میں پیش کیا ہے، کہ محبت میں انسان اکثر اپنی حرکت اور نتیجے پر قابو نہیں رکھ پاتا اور ہر لمحے حیرت اور الجھن میں مبتلا رہتا

❖ شعر 3:

- عشرت قتل کہ اہل تمنامت پو چھ

● عیدِ نظارہ ہے میں شمشیر کا عریاں ہونا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ یہ ایک خونریز اور خطرناک لطف ہے، اس کے بارے میں خواہش رکھنے والے نہ پوچھیں۔ یہاں منظر یا لطف کی حقیقت یہ ہے کہ وہ شمشیر کے سامنے بے خوف اور عریاں (کھلے دل سے) کھڑا ہے، یعنی جنگ یا جدوجہد میں اپنی زندگی اور ہمت کو پیش کر رہا ہے۔

تشریح:

یہ شعر بہادری، جنگ، اور زندگی و موت کے لمحات میں انسانی جذبے کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے "عشرتِ قتل" کے ذریعے یہ کہا ہے کہ بعض لمحے اور تجربات اتنے شدید اور خطرناک ہوتے ہیں کہ عام لوگ انہیں سمجھ نہیں سکتے۔

"عیدِ نظارہ ہے" یعنی یہ لمحہ یا منظر خوشی یا جوش و جذبات کا ایک عروج ہے، لیکن یہ عروج محض دیکھنے کے لیے نہیں بلکہ ایک خطرناک عمل یا آزمائش ہے۔

"میں شمشیر کا عریاں ہونا" سے مراد ہے کہ شاعر اپنی پوری جان اور ہمت کے ساتھ خطرے یا جدوجہد کے سامنے کھڑا ہے، بغیر کسی خوف یا تحفظ کے۔

یہ شعر انسان کی بہادری، عزم، اور انتہائی حالات میں جذبات کی شدت کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں پیش کرتا ہے، کہ بعض لذتیں اور تجربات صرف دلیر اور جرات مند ہی سمجھ سکتے ہیں۔

❖ شعر 4:

● لے گئے خاک میں ہم داغِ تمنائے نشاط

● تو ہو اور آپ بہ صد رنگ گلستاں ہونا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ ہماری خوشیوں اور جوانی کی تمناؤں کے نشانات مٹی میں دفن ہو گئے، اور تمہاری زندگی کو ایسے خوبصورت رنگوں سے بھرپور ہونا چاہیے جیسے بہار کے گلستاں میں پھول کھلیں۔

تشریح:

یہ شعر انسانی زندگی کی فانی نوعیت اور محبت و تمناؤں کی شدت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو جوش و نشاط، خوشی اور تمنائیں ہم نے محسوس کیں یا چاہیں، وہ ختم ہو کر خاک میں مل گئیں۔ یہاں "داغ تمنائے نشاط" سے مراد یہ ہے کہ زندگی کے جو نشانات اور شوق تھے، وہ اب برقرار نہیں رہے۔

"تو ہو اور آپ بہ صد رنگ گلستاں ہونا" میں شاعر مخاطب کی زندگی کے لیے خوشی، رونق اور بھرپور رنگینی کی دعا کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاہے ہماری تمنائیں خاک میں مل جائیں، لیکن ہم چاہتے ہیں کہ مخاطب کی زندگی خوشیوں اور رنگینی سے بھری رہے۔

شاعر نے یہاں زندگی کی فانی نوعیت، محبت، اور امید کی خوبصورت تصویر کشی کی ہے، کہ ماضی کے غم کے باوجود زندگی میں خوشیوں اور رنگوں کا ہونا ضروری ہے۔

❖ شعر 5:

- عشرت پارہ دل زخم تمنا کھانا
- لذت ریش جگر غرق نمکداں ہوتا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ جذباتی لذت اور خوشی بعض اوقات دل کے زخم اور خواہشات کے کرب کے ساتھ آتی ہے۔ یعنی عشق اور شوق کی شدت اس قدر ہوتی ہے کہ دل اور روح کو تکلیف پہنچتی ہے، لیکن اسی تکلیف میں ایک عجیب لطف اور مزہ بھی چھپا ہوتا ہے۔

تشریح:

یہ شعر عشق، شوق اور درد کے پیچیدہ تعلق کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب انسان اپنے شوق یا تمناؤں میں مکمل ڈوبتا ہے، تو دل کے زخم اور اندرونی تکلیف محسوس ہوتی ہے، لیکن یہی تجربہ ایک خاص لذت بھی دیتا ہے۔

"عشرت پارہ دل زخم تمنا کھانا" سے مراد ہے کہ عشق یا شوق کی خوشی دل کو زخمی بھی کر سکتی ہے، اور تمناؤں کا پورا نہ ہونا بھی تکلیف دیتا ہے۔

"لذت ریش جگر غرق نمکداں ہوتا" سے مراد یہ ہے کہ دل اور روح میں جو درد اور تکلیف ہے، وہ نمک ڈالنے کی طرح شدت پیدا کرتی ہے، لیکن اسی شدت میں ایک عجیب لذت یا مزہ بھی موجود ہوتا ہے۔

شاعر نے یہاں محبت، تکلیف، اور لذت کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں پیش کیا ہے، کہ عشق کی حقیقی کیفیت میں خوشی اور درد اکثر ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

❖ شعر 6:

- کی میرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ
- ہائے اُس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ اس کے زخم اور تکلیف کے بعد ہی اُس نے ظلم یا جفا سے توبہ کی، لیکن افسوس کہ اس توبہ کا اثر دیر سے ہوا۔ یعنی جو شخص جلدی پشیمان ہو جاتا، اس کا پشیمان ہونا اس کے بعد اب کسی کام کا نہ رہا۔

تشریح:

یہ شعر انسانی رویوں، عشق اور پشیمان ہونے کی دیر سے آمد کو بیان کرتا ہے۔ شاعر دکھاتا ہے کہ بعض لوگ اپنی غلطیوں یا ظلم کا احساس تب کرتے ہیں جب نقصان یا تکلیف ہو چکی ہوتی ہے، اور تب ان کی پشیمانی کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

"کی میرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ" سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ظلم یا جفا کر رہا تھا، اس نے تب توبہ کی جب شاعر یا محبوب پہلے ہی شدید دکھ اور نقصان کا شکار ہو چکا تھا۔

"ہائے اُس زود پشیمان کا پشیمان ہونا" اس دیر پشیمان ہونے کی افسوسناک کیفیت کو ظاہر کرتا ہے، کہ اگر وہ بروقت توبہ کرتا تو حالات مختلف ہوتے۔

شاعر نے یہاں انسانی رویے، دیر پشیمان ہونے اور عشق میں جفا کے اثرات کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ بعض اوقات پشیمانی دیر سے آتی ہے، اور تب تک نقصان ہو چکا ہوتا ہے۔

❖ شعر 7:

- حیف اُس چار گرہ کپڑے کی قسمت، غالب
- جس کی قسمت میں ہو عاشق کا گریباں ہونا

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ افسوس ہے اُس کپڑے پر جو معمولی سا ہے، لیکن جس کی قسمت میں یہ لکھا ہو کہ وہ عاشق کے دل کے قریب یا گریباں کے لمس سے جڑے۔ یعنی عاشق کی زندگی میں چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی جذبات اور احساسات کے ساتھ جڑ جاتی ہیں۔

تشریح:

یہ شعر عشق کی شدت اور عاشق کی حساسیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر غالب یہاں کپڑے کو ایک معمولی چیز کے طور پر پیش کرتا ہے، لیکن جب وہ عاشق کے دل یا گریباں کے قریب آتا ہے، تو اس کی حیثیت بدل جاتی ہے۔ یہ بتاتا ہے کہ عشق میں ہر چھوٹی چیز بھی جذبات کے اثر سے بڑی اہمیت اختیار کر لیتی ہے۔

"چار گرہ کپڑا" سے مراد ایک سادہ اور معمولی کپڑا ہے، لیکن "عاشق کا گریباں ہونا" سے مراد یہ ہے کہ یہ کپڑا عاشق کے دل یا قربت کے اثر سے خاص اور معنی خیز بن جاتا ہے۔

شاعر نے یہاں عشق اور جذبات کی طاقت کو فلسفیانہ انداز میں بیان کیا ہے کہ عاشق کے جذبات میں معمولی چیزیں بھی خاص اہمیت اختیار کر لیتی ہیں اور معمولی چیزیں عشق کے اثر سے مقدس یا دلکش بن جاتی ہیں۔

غزل نمبر 2:

❖ شعر 1:

● کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنج فغاں کیوں ہو

● نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ اگر دل میں کسی کے لیے محبت یا جذبات نہ ہوں، تو پھر زبان سے فغاں (شکوہ یا رنجش) کیوں کیا جائے؟ یعنی اگر دل میں کوئی کیفیت موجود نہیں، تو ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں۔

تشریح:

یہ شعر انسانی جذبات، محبت اور اظہارِ رنجش کی حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اکثر لوگ زبان سے دکھ یا شکوہ ظاہر کرتے ہیں، لیکن اگر دل میں واقعی محبت، درد یا احساس موجود نہ ہو، تو یہ سب محض ظاہری یا بے معنی ہو جاتا ہے۔

"کسی کو دے کے دل کوئی نوا سنج فغاں کیوں ہو" سے مراد یہ ہے کہ دل دے کر اگر کوئی درد یا شکوہ محسوس نہیں کرتا، تو زبان سے رنجش ظاہر کرنا بے اثر ہے۔

"نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو" اس بات کی وضاحت ہے کہ دل کے بغیر زبان کا اظہار محض فضول ہے، کیونکہ اصلی جذبات دل میں ہوتے ہیں، نہ کہ صرف زبانی طور پر۔

شاعر نے یہاں دل اور زبان کے تعلق کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ حقیقی اظہار صرف دل کی گہرائی سے ممکن ہے، ورنہ لفظ بے اثر ہیں۔

❖ شعر 2:

- وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
- سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سر گراں کیوں ہو

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ دوسرے لوگ اپنی عادت یا فطرت نہیں بدلیں گے، تو ہم اپنی شخصیت یا رویہ کیوں بدلیں؟ ہم سر جھکانے یا مطیع بن کر یہ کیوں دکھائیں کہ ہمیں ان سے کوئی تکلیف یا رنجش ہے؟

تشریح:

یہ شعر انسانی عزت نفس، خودی اور معاشرتی رویوں کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے یہاں اس بات پر زور دیا ہے کہ ہر انسان اپنی فطرت یا عادات کے مطابق رہتا ہے، اور دوسروں کے لیے اپنی شخصیت یا رویہ بدلنا صحیح نہیں۔

"وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے، ہم اپنی وضع کیوں بدلیں" سے مراد یہ ہے کہ دوسروں کی عادات یا رویوں کے سبب اپنی شخصیت یا مزاج کو بدلنا بے معنی ہے۔

"سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سر گراں کیوں ہو" کا مطلب ہے کہ ہم سر جھکانے یا مطیع ہونے کی اداکاری کر کے یہ ظاہر کریں کہ ہم کسی سے رنجیدہ ہیں، یہ بھی فضول ہے۔

شاعر نے یہاں انسانی خودداری، آزادی مزاج اور اپنی فطرت کے مطابق رہنے کی اہمیت کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے۔

- کیا غم خوار نے رسوا، لگے آگ اس محبت کو
- نہ لاوے تاب جو غم کی، وہ میرا راز داں کیوں ہو

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص حساس ہے اور چھوٹے غم یا درد سے بھی لرز جاتا ہے، تو وہ اس محبت کا راز دار کیوں ہے؟ یعنی جو شخص غم اور محبت کی شدت برداشت نہ کر سکے، اسے راز داری کا حق نہیں۔

تشریح:

یہ شعر عشق اور راز داری کی اہمیت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محبت میں شدت اور درد دونوں شامل ہیں، اور جو شخص اس درد یا غم کو برداشت نہیں کر سکتا، وہ اس عشق کا صحیح شریک یا راز دار نہیں ہو سکتا۔

"کیا غم خوار نے رسوا، لگے آگ اس محبت کو" سے مراد ہے کہ اگر محبت کا راز یا درد ایسے شخص کے سامنے آئے جو حساس ہو، تو وہ محبت کی حرارت اور شدت کو نہیں سمجھ پائے گا، بلکہ اسے رسوا کر دے گا یا خوفزدہ کر دے گا۔

"نہ لاوے تاب جو غم کی، وہ میرا راز داں کیوں ہو" کا مطلب ہے کہ جو شخص غم کی شدت برداشت نہ کر سکے، وہ اس کے راز دار نہیں بن سکتا، کیونکہ محبت اور درد کی حقیقی شدت کو سمجھنا اور سہنا ضروری ہے۔

شاعر نے یہاں محبت، درد، اور راز داری کی فلسفیانہ اور محسوساتی حقیقت کو بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے، کہ عشق کا حقیقی شریک وہی ہے جو شدت اور غم کو برداشت کر سکے۔

❖ شعر 4:

- یہ کہہ سکتے ہو، ہم دل میں نہیں ہیں، پر یہ بتلاؤ
- کہ جب دل میں تمہیں تم ہو، تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ تم کہہ سکتے ہو کہ ہم دل میں نہیں ہیں، لیکن یہ بتاؤ کہ اگر واقعی تم دل میں موجود ہو، تو پھر تم اپنی موجودگی کو آنکھوں یا ظاہر ہونے سے کیوں چھپاتے ہو؟ یعنی دل کی سچائی کو ظاہر کرنے میں تم کیوں ہچکچا رہے ہو؟

تشریح:

یہ شعر عشق اور داخلی جذبات کی پیچیدگی کو بیان کرتا ہے۔ شاعر مخاطب سے پوچھتا ہے کہ اگر تم دل میں موجود ہو، تو پھر تمہاری آنکھوں یا ظاہری حرکات میں اس کا عکس کیوں نہیں دکھائی دیتا۔

"ہم دل میں نہیں ہیں، پر یہ بتلاؤ" سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص کہہ سکتا ہے کہ شاعر یا محبوب اس کے دل میں نہیں ہے، لیکن پھر بھی اندرونی جذبات کو چھپانے کی وجہ سمجھائی جائے۔

"جب دل میں تمہیں تم ہو، تو آنکھوں سے نہاں کیوں ہو" یہ ظاہر کرتا ہے کہ دل میں موجود جذبات یا محبت کا اثر آنکھوں یا چہرے پر ظاہر ہونا چاہیے، اور اسے چھپانا تضاد پیدا کرتا ہے۔

شاعر نے یہاں عشق کی سچائی، داخلی جذبات اور ظاہری اظہار کے تعلق کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ دل کی موجودگی کو چھپانا محبت کی خالص فطرت کے خلاف

❖ شعر 5:

- یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے
- ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ یہ انسانی فطرت کا فتنے یا المیہ کم نہیں کہ جو شخص تمہارا دوست ہے، وہ دوسروں کے لیے دشمن ہو جائے، یا جس کے دوست تم ہو، اُس کے لیے تمہارا دشمن ہونا ممکن ہو۔ یعنی انسان کی پیچیدہ اور متضاد فطرت سے انسانیت کا نقصان ہوتا ہے۔

تشریح:

یہ شعر انسانی رویوں اور فطرت کی پیچیدگی کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ بعض اوقات انسان کی محبت یا دوستی کے باوجود، اس کے اعمال یا اثرات دوسروں کے لیے نقصان دہ یا دشمنی پیدا کر دیتے ہیں۔ یہ ایک طرح کا فتنہ یا المیہ ہے جو انسان کے اندرونی تضاد اور دنیاوی تعلقات سے پیدا ہوتا ہے۔

"یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہے" سے مراد ہے کہ انسان کی فطرت میں یہ تضاد اور متضاد رویہ بھی ایک ایسا فتنے کی طرح ہے جو خانہ (دل، روح یا زندگی) کو ویران کر دیتا ہے۔

"ہوے تم دوست جس کے ، دشمن اُس کا آسماں کیوں ہو" یہ سوال اٹھاتا ہے کہ اگر تم کسی کے دوست ہو، تو کیسے ممکن ہے کہ تمہاری موجودگی یا دوستی اُس کے لیے خطرہ یا دشمنی کی صورت اختیار کرے؟

شاعر نے یہاں انسانی فطرت، دوستی اور دشمنی کے تضاد کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ انسان کی پیچیدگی اور تضاد ہی زندگی اور دل کی ویرانی کا سبب بنتے ہیں۔

❖ شعر 6:

- یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں
- عدو کے ہو لیے جب تم تو میرا امتحان کیوں ہو

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ اصل آزمائش یا ستائش تب ہوتی ہے جب کوئی اپنے دشمن کو بھی آزمائے۔ لیکن اگر تم خود دشمن بن گئے ہو، تو پھر تمہارا ہونا میرے لیے ایک امتحان کیوں بن گیا؟ یعنی جو شخص دشمن ہو، اس سے محبت یا تعلق کی کیفیت آزمائش میں کیوں بدل گئی۔

تشریح:

یہ شعر انسانی تعلقات اور عشق میں آزمائش کی پیچیدگی کو بیان کرتا ہے۔ شاعر سوال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص دشمن ہے، تو اس کی موجودگی یا رویہ میرے لیے آزمائش کیوں بنتا ہے؟ عشق میں کبھی کبھی محبت اور دشمنی کے درمیان تضاد دل پر بوجھ ڈال دیتا ہے۔

"یہی ہے آزمانا تو ستانا کس کو کہتے ہیں" سے مراد یہ ہے کہ اصل امتحان یا کشمکش محبت یا تعلق میں تب ہوتی ہے جب محبت یا تعلق کی شدت کو پرکھا جائے۔

"عدو کے ہو لیے جب تم تو میرا امتحاں کیوں ہو" یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگر شخص پہلے ہی دشمن ہے، تو اس سے آنے والا درد یا کشمکش ایک غیر ضروری امتحان کی طرح لگتی ہے، جو شاعر کے لیے رنج اور الجھن پیدا کرتی ہے۔

شاعر نے یہاں عشق، دشمنی اور انسانی جذبات میں کشمکش کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے، کہ محبت اور دشمنی کی پیچیدگی کبھی کبھی دل کے لیے آزمائش بن جاتی ہے۔

❖ شعر 7:

- نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب
- تیرے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو؟

مفہوم:

شاعر کہتا ہے کہ اگر کسی کا مقصد تمہیں تنقید یا طعنوں سے باہر نکالنا ہے، تو پھر تم پر مہربانی کیوں کرے گا؟ یعنی جس کا دل تمہارے لیے سخت ہے، وہ تمہارے بے مہر ہونے یا خالی الفاظ کہنے پر تمہارے حق میں نرم رویہ یا مہربانی کیوں دکھائے؟

تشریح:

یہ شعر انسانی تعلقات، دشمنی اور رویوں کی حقیقت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر غالب یہاں سوال اٹھاتا ہے کہ اگر کسی کا مقصد نقصان دینا یا امتحان لینا ہے، تو اس کی مہربانی یا نرم رویہ بے معنی ہے۔ یہ دکھاتا ہے کہ بعض لوگ اپنی ناپسندیدگی یا دشمنی کے باوجود ظاہری مہربانی یا خاموش رویہ اختیار کر لیتے ہیں، لیکن یہ حقیقی نرمی یا محبت نہیں ہوتی۔

"نکالا چاہتا ہے کام کیا طعنوں سے تو غالب" سے مراد ہے کہ اگر مقصد تمہیں آزمانا یا دکھ دینا ہے، تو طعنوں یا تنقید کے ذریعے اس کام کو انجام دینا اس کی فطرت میں ہے۔

"تیرے بے مہر کہنے سے وہ تجھ پر مہرباں کیوں ہو؟" یہ سوال کرتا ہے کہ بے وفائی یا بے مہر رویے کے باوجود کسی کی مہربانی ظاہر ہونا غیر منطقی اور بے معنی ہے۔

شاعر نے یہاں انسانی رویوں، ناپسندیدگی اور ظاہری مہربانی کے تضاد کو فلسفیانہ اور محسوساتی انداز میں بیان کیا ہے۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.